لالچ کا انجام

27-June-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

ہمارے پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ راحت نشان ہے:

یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اَنْجَاکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ اَھْوَالِھَا وَ مَوَاطِنِھَا اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً فِیْ دَارِ الدُّنْیَا

یعنی اے لوگو! بے شک قِیامت کے دن اُس کے خطروں اور حِساب کِتاب سے جَلد نَجات پانے والا شَخْص وہ ہو گا، جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا میں کثرت سے دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔

(فردوس الاخبار، باب الیاء، ۲/۴۷۱، حدیث:۸۲۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچھّی اَچھّی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (1)

مَدَنی پھول: بیان میں جِتنی اَچھّی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

1 ... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان سُننے کی نِیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حِرص و لالچ بُری عادات میں سے ایک ہے، حِرص و لالچ رکھنے والی نفس کے بہکاوے میں آکر ہمیشہ اِدھر اُدھر بھٹکتی رہتی ہے جبکہ قناعت کرنے والی کو اللہ پاک کا شکر بجالانے کی توفیق ملتی ہے۔ لالچی کی کوئی خواہش پوری نہ ہو تو وہ شکوہ شکایت پر اُتر آتی ہے جبکہ قناعت بُلند ہمتی، اعلیٰ سوچ، بُزرگی، تقویٰ اور صبر کی نشانی بنتا ہے۔ خواہشات کی پیروی انسان کو حِرص و کنجوسی کی آفت میں مُبْتَلا کر کے راہِ خدا میں خرچ کرنے سے دُوری کا سبب بنتی ہے۔ آج کے بیان میں ہم حِرص و لالچ کے نقصانات اور اس کے بُرے انجام کے بارے میں سنیں گی۔ آیئے! اس سے مُتَعَلِّق ایک حکایت سنتی ہیں، چنانچہ

لالچ بُری بلا ہے!

حضرت سَیِّدُنا ابُوہُرَیْرَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں، آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: بَنِی اِسْرَائِیل میں بہت سے عجائبات (Wonders) تھے، لہٰذا لوگوں کو اُن کے بارے میں بتایا کرو کہ اِس میں کوئی حَرَج نہیں، اگر میں تمہارے سامنے دو بُوڑھی عورتوں کا قِصّہ بیان کروں تو ضرور تمہیں حیرانی ہوگی۔ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرْض کی، یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اِرْشاد فرمایئے، تو نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بَنِی اِسْرَائِیل کا ایک شخص اپنی بیوی سے بہت مَحبَّت کیا کرتا تھا، اُن دونوں کے ساتھ اُن کی نابینا اور بُوڑھی مائیں بھی رہتی تھیں، شوہر کی ماں ایک نیک سیرت اور سچّی خاتون تھی جبکہ بیوی کی ماں کا کِردار اِنتہائی بُرا تھا، وہ اپنی بیٹی کو اُس کے شوہر کی ماں کے خِلاف بَھڑکایا کرتی تھی، آخر کار ایک دن بیوی نے اپنے شوہر سے کہہ ڈالا کہ میں تم سے اُس وَقْت تک خوش نہیں ہوسکتی جب تک تم اپنی ماں کو مجھ سے دُور نہ کردو! چونکہ اُس کا شوہر بیوی کی مَحبَّت میں اَندھا ہوچکا تھا، لہٰذا اُس نالائق نے بیوی کے کہنے پر اپنی ماں کو اُٹھایا اور دُور کسی جنگل میں چھوڑ آیا تاکہ درندے اُسے کھاجائیں۔ جب شام ہوئی تو اُس کی بُوڑھی ماں کو چیر پھاڑ کرنے والے جانوروں نے گھیر لیا، اِتنے میں ایک فِرِشتہ تشریف لایا اور اُس بُڑھیا سے سُوال کیا: یہ کیسی آوازیں ہیں جنہیں میں تیرے آس پاس سُن رہا ہوں؟ بُڑھیا نے کہا: بہت اچّھی، یہ تو گائے، اُونٹ اور بکری کی آوازیں ہیں۔ فِرِشتے نے دُعا دی: اچّھا ہی ہو۔ اِتنا کہہ کر وہ چلا گیا۔ جب صُبح ہوئی تو پُوری وادی اُونٹوں، گائیں اور بکریوں سے بَھری ہوئی تھی۔ دُوسری طرف اُس کے بیٹے کو خیال آیا کہ (آج) ماں کے پاس جاکر دیکھتا ہوں کہ اُس کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ چنانچہ جب وہ اُس جنگل میں پہنچا تو اُونٹوں، بکریوں اور گائیوں سے بھری وادی دیکھ کر حَیرت کے سَمُندر میں ڈوب گیا۔ اُس نے اپنی ماں سے پوچھا! اے میری ماں! یہ کیا معاملہ ہے؟ ماں نے کہا! اے میرے بیٹے! یہ سب اللہ پاک کی طرف سے رِزْق اور اُس کی عطا ہے جبکہ تُو نے میری نافرمانی کرکے میرے مُعاملے میں اپنی بیوی کو راضی کیا تھا۔ یہ سُن کر

نالائق بیٹے نے آنکھوں سے اندھی اپنی ماں کو اُٹھایا اور اللہ پاک کی طرف سے اُسے ملنے والی نعمتوں یعنی اُونٹوں، گائیں اور بکریوں کو ہانکتا ہوا خوشی خوشی گھر لے آیا۔ یہ منظر دیکھ کر لالچی بیوی کے مُنہ میں پانی آگیا، اُس نے اپنے شوہر سے کہا: میں تم سے اُس وَقْت تک خوش نہیں ہوسکتی جب تک تم میری ماں کو بھی اُسی جگہ نہ چھوڑ آؤ جہاں اپنی ماں کو چھوڑ آئے تھے تاکہ اُسے بھی وہی نعمتیں مِل جائیں جو تمہاری ماں کو ملی ہیں۔ چنانچہ شوہر، بیوی کی بُوڑھی ماں (یعنی اپنی ساس) کو بھی وہیں چھوڑ آیا جہاں اپنی ماں کو چھوڑا تھا اور پھر واپس پلٹ آیا۔ جب شام ہوئی تو چیر پھاڑ کرنے والے جانوروں نے اُسے گھیر لیا، اُس کے پاس وہی فِرِشتہ تشریف لایا جسے اللہ پاک نے اِس سے پہلے ایک بُوڑھی عورت یعنی شوہر کی ماں کی طرف بھیجا تھا۔ فِرِشْتے نے پوچھا: اے بُڑھیا! یہ آوازیں کیسی ہیں؟ جنہیں میں تیرے آس پاس سُن رہا ہوں؟ بولی: بہت بُری آوازیں ہیں، اللہ پاک کی قسم! بہت ڈر لگ رہا ہے۔ یہ چیر پھاڑ کرنے والے جانوروں کی آوازیں ہیں، یہ تو مجھے کھا ہی ڈالیں گے۔ فِرِشْتے نے کہا: بُرا ہی ہو! یہ کہہ کر فِرِشْتہ چلا گیا۔ چیر پھاڑ کرنے والے جانور اُس پر جھپٹے اور اُسے چیر پھاڑ کر کے اُس کا کام تمام کر دیا۔ جب صُبْح ہوئی تو اُس کی لالچی بیوی نے شوہر سے کہا: جایئے اور جا کر خَبَر لیجئے کہ میری ماں کے ساتھ کیا ہوا؟ چنانچہ اُس کا شوہر بیوی کی ماں کی خَبَر لینے کے لئے جنگل کی جانب روانہ ہو گیا۔ جب وہ جنگل میں پہنچا تو وہاں اُسے اپنی بُوڑھی ساس (Mother-in-Law) کی ہڈیاں ملیں۔ وہ (ہڈیاں اُٹھاکر) گھر آگیا، جب اُس نے اپنی لالچی بیوی کو اُس کی ماں کا حال سُنایا تو اُسے شدید دُکھ ہوا۔ شوہر نے بُڑھیا کی ہڈیوں کو ایک چادر میں اُٹھایا اور اُنہیں اُس کی بیٹی کے آگے رکھ دیا، لالچی عَورت اپنی بُوڑھی ماں کی جُدائی کا صَدمہ برداشت نہ کر سکی اور اس کی بھی موت واقع ہو گئی۔

(المنتظم، ذکر اقوام من القدماء، ۲/۱۶۸، ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! **لالچ** بُری بَلا ہے، **لالچ** اِنسان کو اَندھا کر دیتا ہے، **لالچ** عَقل پر پَردہ ڈال دیتا ہے، **لالچ** کی نَحوست کے سبب دِل سے خَوفِ خُدا نکل جاتا ہے، **لالچ** کی وجہ سے اِنسان اَپنوں کا دُشمن بن جاتا ہے، **لالچ** کے سبب بندہ لوگوں کے اِحسانات کو بُھلا دیتا ہے، **لالچ** ہمیں غِیبت و چُغلی کرنے، دل دکھانے اور بلاوجہ اِلزام لگانے پر اُبھارتا ہے، **لالچ** فتنوں کو جگاتا ہے، **لالچ** اچّھے بُرے کی تمیز بُھلا دیتا ہے، **لالچ** اِنسان کو ظُلم پر اُبھارتا ہے، **لالچ** بڑوں کے ادب سے مَحروم کروا دیتا ہے، **لالچ** بَھلائی اور خَیر خواہی کا جذبہ خَتم کر دیتا ہے، **لالچ** اِنسان کو مطلب پَرَستی سکھاتا ہے، **لالچ** اِنسان کے دل سے ہمدردی کا جذبہ نکال دیتا ہے، **لالچ** دُنیا و آخرت میں ذِلّت و رُسوائی کا سبب بنتا ہے، **لالچ** بے سُکونی میں مُبتَلا کر دیتا ہے، **لالچ** اکیلا کر دیتا ہے، **لالچ** اِنسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتا اور **لالچ** کا اَنجام اِنتہائی بھیانک ہوتا ہے۔ اَلْغَرَض **لالچ** کی تباہ کاریاں اِس قدر زیادہ ہیں کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔

لٰہذا عقلمندی اِسی میں ہے کہ ہم لالچ اور دوسروں کے مال پر نَظر رکھنے سے بچتے ہوئے قَناعت اور سادگی کو اپنائیں، یُوں ہماری زندگی (Life) بھی پُرسُکون گزرے گی اور دنیا و آخرت میں بھی ہمیں اِس کی خوب خوب بَرَکتیں نصیب ہوں گی۔ بَیان کردہ حکایت سے یہ مَدَنی پھول بھی مِلا کہ کسی کے خِلاف سازِش کرنے کا نتیجہ بہت ہی بُرا نکلتا ہے کیونکہ جو انسان کسی کے لئے گڑھا کھودتا ہے، آخر کار ایک دن وہ خود ہی اُس گڑھے میں گِر جاتا ہے، چنانچہ

جو کسی کیلئے گڑھا کھودے تو خود ہی اُس میں گرتا ہے!

حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللّٰہ بِن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ ایک مَرْتَبہ حضرت کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اُن سے کہا: "تَورات شریف میں ہے کہ جو شَخص اپنے بھائی کے لئے گڑھا کھودتا ہے وہ خود اُس

میں گر جاتا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا عَبْدُاللہ بِن عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے فرمایا: ”اِسی طرح کا مضمون تو قرآنِ کریم میں بھی موجود ہے۔ حضرت کَعْب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے پوچھا: کہاں ہے؟ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اِرشاد فرمایا: یہ آیت پڑھ لو:

وَ لَا یَحِیْقُ الْمَكْرُ السَّیِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖؕ تَرْجَمۂ کنزالعرفان: اور بُرا مکروفریب اپنے چلنے والے ہی پر پڑتا ہے، (پ۲۲، فاطر:۴۳)

(تفسیر قرطبی، فاطر، تحت الآیۃ:۴۳، ۷/۲۶۱ ملخصاً)

کسی کے خلاف سازش نہ کرو

امام زُہری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے: رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: تم کسی کے خلاف سازِش نہ کرو اور نہ ہی کسی سازِش کرنے والے کی مدد کرو کیونکہ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

وَ لَا یَحِیْقُ الْمَكْرُ السَّیِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖؕ تَرْجَمۂ کنزالعرفان: اور بُرا مکروفریب اپنے چلنے والے ہی پر پڑتا ہے، (پ۲۲، فاطر:۴۳)

(تفسیر قرطبی، فاطر، تحت الآیۃ:۴۳، ۷/۲۶۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! حِرْص اور لالچ دو ایسے الفاظ ہیں جن کا معنیٰ ایک ہی ہے، لالچ اُردو زبان کا جبکہ حِرْص عَرَبی زبان کا لفظ ہے۔ حِرْص و لالچ کسی چیز کی مزید خواہش کرنے کا نام ہے اور یہ کسی بھی چیز کی ہو سکتی ہے، جیسا کہ

حِرص کی تعریف

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی اَحمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه اِرْشاد فرماتے ہیں: کسی چیز سے جی نہ بھرنے اور ہمیشہ زیادَتی کی خَواہِش رکھنے کو حِرص اور حِرص رکھنے والے کو حَرِیص (Greedy) کہتے ہیں۔[1] لہٰذا مزید مال کی خَواہش رکھنے والے کو **"مال کا حَرِیص"** کہیں گے، مزید کھانے کی خَواہش رکھنے والے کو **"کھانے کا حَرِیص"** کہا جائے گا، نیکیوں میں اِضافے کے تَمَنَّائی (خواہش کرنے والے) کو **"نیکیوں کا حَرِیص"** جبکہ گناہوں کا بوجھ بڑھانے والے کو **"گناہوں کا حَرِیص"** کہیں گے۔

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"جنتی زیور"** کے صفحہ نمبر 111 پر لکھا ہے: لالچ اور حِرص کا جذبہ خوراک، لباس، مکان، سامان، دَولت، عِزَّت، شُہرت اَلْغَرَض ہر نعمت میں ہُوا کرتا ہے۔[2]

مگر آج ہم جس حِرص و لالچ کے بارے میں سُنیں گی اِس سے مراد بُری لالچ ہے۔ لالچی انسان نہایت قابلِ رَحم ہوتا ہے، اِس لئے کہ ہوشیار لوگ طرح طرح سے لالچ دلا کر اِسے بیوقوف بنا کر اپنے کام نکلواتے ہیں، آیئے! ایسے ہی ایک بیوقوف اور لالچی شخص کا واقعہ سُنتی ہیں جسے عزّت کی دال روٹی نصیب تھی مگر اچّھا کھانے کی حرص نے اُسے ایک مالدار دوست کے تلوے چاٹنے پر مجبور کر دیا، جس کی وجہ سے نہ صرف اُس کی عزّت خراب ہوگئی بلکہ اُسے ذِلّت و رُسوائی کا سامنا بھی کرنا پڑا، چنانچہ

دَولت کے لالچ میں دوستی کرنے کا اَنجام

1 ... مرآۃ المناجیح، ۷/۸۶ بتغیر

2 ... جنتی زیور، ص ۱۱۱ ملخصًا۔

www.dawateislami.net

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"حرص"** کے صَفْحہ نمبر 218 پر لکھا ہے:

ایک غریب آدمی کے 3 بیٹے تھے، جو کچھ اُسے دال روٹی نصیب ہوتی خُود بھی کھاتا اور اُنہیں بھی کھلاتا۔ اُن میں سے ایک بیٹا باپ کی غُربت اور دال روٹی سے خوش نہیں تھا چُنانچہ اُس نے ایک مالدار نوجوان سے دوستی کرلی اور اچّھا کھانا ملنے کے لالچ میں اُس کے گھر آنے جانے لگا۔ ایک دن اُن کے درمیان کسی بات پر ناراضی ہوگئی۔ مالدار دوست نے اپنی اَمیری کے غُرور میں اُسے خُوب مارا پیٹا اور اُس کے دانت توڑ ڈالے۔ تب وہ غریب دل ہی دل میں توبہ کرتے ہوئے کہنے لگا: میرے باپ کی پیار سے دی ہوئی دال روٹی اِس مار دھاڑ اور ذِلّت کے نِوالے سے بہتر ہے، اگر میں اچّھے کھانے پینے کی لالچ نہ کرتا تو آج اِتنی مار نہ کھاتا اور میرے دانت نہیں ٹُوٹتے۔ (حرص، ص۲۱۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حِکایت میں بالخُصُوص اُن اسلامی بہنوں کے لئے عبرت کے مَدَنی پھول موجود ہیں جو مال و دَولت یا عہدہ و مَنصب وغیرہ کے لالچ میں مُبْتَلا ہوکر اپنی آخرت کو داؤ پر لگادیتی اور پھر بعد میں پچھتاتی ہیں۔ یاد رکھئے! اللہ پاک نے جس کا جتنا رِزْق لکھ دِیا ہے اُسے وہ مِل کر رہے گا، لہٰذا عافِیَّت اِسی میں ہے کہ جتنا اللہ پاک نے ہمیں نوازا ہے ہم اُسی پر قناعت کرنا سیکھیں، زِیادہ کے لالچ کا خیال بھی اپنے دل و دماغ سے نکال دیں، کیونکہ اِنسانی طبیعت میں یہ بات شامِل ہے کہ اگر اُس کے پاس مال و دَولت کا ڈھیر سارا خزانہ بھی ہاتھ لگ جائے تب بھی وہ لالچ کرنے سے باز نہیں آئے گا اور مَزید مال و دولت کی تمنّا اُس کے دل میں باقی رہے گی، چنانچہ

آقا کریم، رءوف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: بُوڑھے کا دل دو(2) چیزوں کی مَحَبَّت میں جوان ہی رہتا ہے: (1) زندگی اور (2) مال کی مَحَبَّت۔ (مسلم، کتاب الزکاۃ، باب کراھۃ الحرص...

الخ، ص ۴۰۳، حدیث:۱۰۴۶)

ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا: اگر اِبنِ آدم کے پاس سونے کی ایک وادِی ہو تو چاہے گا کہ اُس کے پاس دو(2) وادیاں ہوں اور اُس کے مُنہ کو مٹّی کے علاوہ کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو اللہ پاک کی بارگاہ میں تَوبہ کرے تو اللہ کریم اُس کی تَوبہ قبول فرماتا ہے۔(مسلم، کتاب الزکاۃ، باب لو أن لابن آدم...الخ، ص ۴۰۴، حدیث:۱۰۴۹)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے کس قدر بہترین اَنداز میں لالچ کے بارے میں ہماری رَہنمائی فرمائی کہ انسان کا لالچ کبھی پورا نہیں ہوتا، اگر اُسے سونے سے بھری وادِیاں بھی مِل جائیں تب بھی مزید کی خواہش کرتا ہے اور ہرگز وہ یہ نہیں سمجھتا کہ بس اب مجھے مال و دَولت کی ضرورت نہیں۔ بہرحال ہمیں چاہیے کہ ہم مال سے دل لگانے کے بجائے اسے اچھی جگہوں پر خرچ کرکے اپنے لئے نجات کا سامان کریں۔ ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن مال کی حقیقت سے اچھی طرح آگاہ تھے، یہی وجہ ہے کہ یہ حضرات ساری زندگی مال کی مَذمّت اور اس کی تباہ کاریوں کو بَیان فرماتے رہے۔ آیئے! عبرت کے لئے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے چند اَقوال سُنئے اور مال کی مَحبّت کو ہمیشہ کے لئے اپنے دل و دماغ سے نِکال دیجئے، چنانچہ

مال کی مَذمّت کے بارے میں اَقوالِ بُزرگانِ دِین

☆حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تحریر فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا حسن بَصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اِرشاد فرمایا: اللہ پاک کی قسم! جو دِرہم (یعنی دَولت) کی عزّت کرتا ہے، اللہ پاک اُسے ذِلّت دیتا ہے۔ ☆منقول ہے، سب سے پہلے دِرہم و دِینار بنے تو شیطان نے اُن کو اُٹھا کر اپنے ماتھے پر

رکھا پھر اُن کو چُوما اور بولا: جس نے اِن سے مَحَبَّت کی وہ میرا غلام ہے۔ ☆حضرت سَیِّدُنا سُمَیط بن عَجلان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: دِرہم ودِینار (یعنی مال ودولت) مُنافِقوں کی لگامیں ہیں، وہ اِن کے ذریعے دوزخ کی طرف کھینچے جائیں گے۔ ☆حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن مُعاذ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دِرہم بِچّھو ہیں، اگر تم اِس کے زہر کا اُتار نہیں جانتے تو اِسے مت پکڑو کیوں کہ اگر اِس نے ڈس لیا تو اِس کا زَہر تمہیں ہلاک کردے گا۔ عَرض کی، اِس کا اُتار (علاج) کیا ہے؟ فرمایا: حلال طریقے سے حاصِل کرنا اور اِس کے حُقوقِ واجِبہ (زکوۃ وغیرہ) ادا کرنا۔ ☆حضرت سَیِّدُنا عَلاء بن زِیاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دنیا خوب بناؤ سِنگھار کرکے میرے سامنے مِثالی صورت میں آئی۔ میں نے کہا: میں تیری بُرائی سے اللہ کریم کی پناہ چاہتا ہوں۔ وہ بولی: اگر آپ مجھ سے محفوظ (Safe) رہنا چاہتے ہیں تو دِرہم ودینار (یعنی مال ودولت) سے نفرت کیجئے کیوں کہ دِرہم ودِینار وہ چیزیں ہیں جن کے ذریعے آدمی ہر قسم کی دنیا حاصِل کرتا ہے لہٰذا جو اِن دونوں سے صَبْر کرے گا یعنی دُور رہے گا وہ دنیا سے بھی صَبْر کرلے گا۔ ☆سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عَرَبی اَشعار نَقل کئے ہیں، جن کا ترجمہ کچھ یوں ہے: میں نے تو (یہ راز) پالیا ہے، لہٰذا تم بھی اِس کے علاوہ کچھ اور گُمان مت کرو اور یہ نہ سمجھو کہ تقویٰ اِس دِرہم (یعنی مال ودَولت) کے پاس ہے۔ تو جب تم اِس (مال ودَولت) پر قدرت رکھنے کے باوُجُود اِسے چھوڑدو تو جان لو کہ تمہارا تقویٰ ایک مسلمان کا تقویٰ ہے۔ (احیاء العلوم، کتاب ذم البخل...الخ، ۲۸۸/۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ مال کی مَحَبَّت کیسی منحوس آفت ہے۔ مگر افسوس! آج ہمارا مُعاشَرہ مال کی مَحَبَّت کے پھندے میں بُری طرح پھنس چُکا ہے، جسے دیکھو اُس پر مال ودَولت جمع کرنے اور بینک بیلنس بڑھانے کا جُنون سُوار ہے، **"پیسہ ہو چاہے جیسا ہو"** جیسی بُری سوچ نے حلال وحرام کی تمیز ہی ختم کرکے رکھ دی ہے، اِتنا جمع کرلیا کہ ساتوں نسلیں کھائیں جب بھی ختم نہ ہو مگر مال جمع کرنے کا

نشہ ہے کہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا، کثیر جائیدادیں(Properties)ہیں،ڈیکوریشن سے آراستہ عالیشان مکانات تعمیر کئے ہوئے ہیں، بہترین مَلبُوسات سے الماریاں بھری پڑی ہیں ، مگر لالچ کم ہونے کے بجائے مزید بڑھتا ہی چلا جارہا ہے، بہترین زندگی گزارنے کے باوجود بھی کچھ اِس طرح کی خواہشات دل میں مچلتی رہتی ہیں کہ

اے کاش!میں بھی مالدار ہوتی، اے کاش! میرا بھی عالیشان بنگلہ ہوتا، اے کاش!میں بھی فُلاں کی طرح مُختلِف مُلکوں اور شہروں کی سیر و تفریح پر قُدرت پاتی، اے کاش!میں بھی عالیشان زندگی گُزارتی، وغیرہ وغیرہ۔

ہم غور کریں! کبھی نیک اسلامی بہنوں کو دیکھ کر بھی کیا ہمارے دل میں سُنّتوں پر عمل اور نیکیاں کرنے کا لالچ پیدا ہوا؟، خَوفِ خدا و عِشقِ مُصطفٰے والی اسلامی بہنوں کو دیکھ کر کیا ہم نے بھی اُن جیسا بننے کی تمنّا کی؟ مکّہ و مدینہ جانے والوں کو دیکھ کر کیا ہمارے اندر بھی زِیارتِ حَرَمَیْن شَرِیْفَیْن کے لئے بے قَراری پیدا ہوئی؟،کسی اسلامی بہن کو فَرض نمازوں، تَہَجُّد، اِشراق و چاشت،اَوّابِیْن اور صَلٰوۃُ التَّوْبَہ میں مشغول دیکھ کر کیا ہمارے اندر بھی اِن نمازوں کے اِہتمام کا جذبہ بیدار ہوا؟کسی اسلامی بہن کو تلاوتِ قُرآن میں مشغول دیکھ کر کیا ہمارے دل میں بھی تلاوتِ قُرآن کا لالچ پیدا ہوا؟، عِلمِ دِین حاصل کرنے والیوں کو دیکھ کر کیا ہمارے اندر بھی قرآن پڑھنے اور عِلمِ دِین حاصل کرنے کی تڑپ پیدا ہوئی؟مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے والیوں کو دیکھ کر کیا ہمارے دل میں بھی مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے کا جذبہ پیدا ہوا ،8مَدَنی کام کرنے، سُنّتوں بھرے اِجتماعات میں شرکت کرنے والی اسلامی بہنوں کو دیکھ کر کیا ہمارے اندر بھی اِن مَدَنی کاموں کو کرنے کا لالچ پیدا ہوا۔؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم میں سے بعض وہ خوش نصیب بھی ہوں گی جو مختلف تنظیمی

ذِمہ داریوں پر خدمتِ دِین کی سعادت پا رہی ہیں، ہم سب غور کریں کہ جو میری ذمہ داری ہے، اُس کے مطابق کیا میں وَقْت دے پا رہی ہوں کہ نہیں؟ اپنی ذِمّہ داری کے تقاضے پورے کر پا رہی ہوں کہ نہیں؟ میرے شہر/علاقے/گاؤں میں 8 مَدَنی کاموں کی دُھوم دھام ہے کہ نہیں؟ نئی اسلامی بہنوں پر اِنفرادی کوشش کرکے ان کو بھی مَدَنی ماحول سے وابستہ کرکے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرنے والی بنانے کا جذبہ ہے کہ نہیں؟ اگر جواب نفی میں ہو تو ہمیں اِس کا بھی لالچ ہونا چاہئے کہ **اے کاش!** میری ذِمہ داری کے عرصے میں ہر طرف سُنّتوں کی مَدَنی بہاریں آجائیں، میرے ذِمّے جو اَہداف ہیں، وہ پورے کرنے میں کامیاب ہو جاؤں، اللہ کرے! ہمیں 8 مَدَنی کاموں کو آگے سے آگے بڑھانے کا لالچ نصیب ہو جائے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نیکیوں کا لالچ کرنے میں دنیا و آخرت کی کامیابی جبکہ مال کی مَحبّت و لالچ میں دِین و دُنیا کی تباہی و بَربادی ہے، آیئے! اب دل تھام کر مالِ دنیا سے مَحبّت اور دُنیوی لالچ میں مُبْتَلا لالچیوں کے اَنجام پر مُشْتَمِل ایک نہایت عبرت ناک حکایت سُنئے اور عبرت حاصِل کیجئے، چنانچہ

تیسری روٹی کہاں گئی؟

حضرت سَیِّدُنا عِیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی خدمت میں ایک آدمی نے عرض کی، یا رُوْحَ اللہ! میں آپ کی مبارَک صحبت میں رہ کر آپ کی خدمت اور عِلْمِ شَرِیْعَت حاصِل کرنا چاہتا ہوں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس کو اِجازت عطا فرمادی۔ چلتے چلتے جب دونوں ایک نہر کے کَنارے پہنچے تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: آؤ کھانا کھالیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس تین (3) روٹیاں تھیں، جب ایک ایک روٹی دونوں کھا چکے تو حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نہر سے پانی نوش فرمانے لگے، اُس شَخْص نے تیسری روٹی چُھپالی۔ جب آپ

عَلَیْہِ السَّلَام پانی پی کر واپَس تشریف لائے تو روٹی موجود نہ پاکر پوچھا: **"تیسری روٹی کہاں گئی؟"** اُس نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا، مجھے نہیں معلوم۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام خاموش رہے۔ تھوڑی دیر بعد فرمایا: آؤ آگے چلیں۔ راستے میں ایک ہَرنی ملی جس کے ساتھ دو بچّے تھے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ہَرنی کے ایک بچّے کو اپنے پاس بلایا، وہ آگیا، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُسے ذَبح کیا، بُھونا اور دونوں نے مل کر کھایا۔ گوشت کھاچکنے کے بعد آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ہڈّیوں کو جَمْع کیا اور فرمایا: قُمْ بِاِذْنِ اللہ (اللہ کریم کے حکم سے زندہ ہو کر کھڑا ہو جا) ہَرنی کا بچّہ زندہ ہو کر اپنی ماں کے ساتھ چلا گیا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس شخص سے فرمایا: تجھے اُس خدائے پاک کی قسم! جس نے مجھے یہ مُعجِزہ دکھانے کی قُدرت عطا کی۔ سچ بتا، وہ تیسری روٹی کہاں گئی؟ وہ بولا: مجھے نہیں معلوم۔ فرمایا: آؤ آگے چلیں۔ چلتے چلتے ایک دریا پر پہنچے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس شخص کا ہاتھ پکڑا اور پانی کے اُوپر چلتے ہوئے دریا کے دوسرے کَنارے پہنچ گئے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس شخص سے فرمایا: تجھے اُس خدائے پاک کی قسم! جس نے مجھے یہ مُعجِزہ دکھانے کی قُدرت عطا کی، سچ بتا کہ وہ تیسری روٹی کہاں گئی؟ وہ بولا، مجھے نہیں معلوم!۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: آؤ آگے چلیں۔ چلتے چلتے ایک ریگستان میں پہنچے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے رَیت کی ایک ڈھیری بنائی اور فرمایا: اے رَیت کی ڈھیری! اللہ پاک کے حکم سے سونا بن جا۔ وہ فوراً سونا (Gold) بن گئی، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس کے تین (3) حِصّے کئے، پھر فرمایا: یہ ایک حِصّہ میرا ہے اور ایک حِصّہ تیرا اور ایک اُس کا جس نے وہ تیسری روٹی لی۔ یہ سُنتے ہی وہ شخص جھٹ بول اُٹھا! یا رُوْحَ اللہ! وہ تیسری روٹی میں نے ہی لی تھی۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: یہ سارا سونا تُو ہی لے لے۔ اتنا فرما کر اُسے چھوڑ کر آگے تشریف لے گئے۔ وہ شخص سونا چادر میں لپیٹ کر اکیلا ہی روانہ ہوا، راستے میں اُسے دو (2) شخص ملے، اُنہوں نے جب دیکھا کہ اُس کے پاس سونا ہے تو اُسے قَتْل کر دینے کے لئے تیّار ہو گئے تاکہ سارا سونا لے لیں۔ وہ شخص جان بچانے کی خاطر

بولا، تم مجھے قتْل کیوں کرتے ہو! ہم اِس سونے کے تین(3) حِصّے کر لیتے ہیں اور ایک ایک حِصّہ بانٹ لیتے ہیں۔ وہ دونوں شخص اِس پر راضی ہو گئے۔ وہ شخص بولا: بہتر ہو گا کہ ہم میں سے ایک آدمی تھوڑا سا سونا لے کر قریب کے شہر میں جائے اور کھانا خرید کر لے آئے تا کہ کھا پی کر سونا تقسیم کر لیں۔ چُنانچِہ اُن میں سے ایک آدمی شہر پہنچا، کھانا خرید کر واپَس ہونے لگا تو اُس نے سوچا، بہتر یہ ہے کہ کھانے میں زہر مِلا دُوں تا کہ وہ دونوں کھا کر مر جائیں اور سارا سونا میرا ہو جائے۔ یہ سوچ کر اُس نے زَہر خرید کر کھانے میں مِلا دیا۔ اُدھر اُن دونوں نے یہ سازش کی کہ جیسے ہی وہ کھانا لے کر آئے گا ہم دونوں مل کر اُسے مار ڈالیں گے اور پھر سارا سونا آدھا آدھا بانٹ لیں گے۔ چُنانچِہ جب وہ شخص کھانا لے کر آیا تو دونوں اُس پر ٹُوٹ پڑے اور اُس کو قتْل کر دیا۔ اِس کے بعد خوشی خوشی کھانا کھانے کیلئے بیٹھے تو زہر نے اپنا کام کر دکھایا، وہ دونوں بھی تڑپ تڑپ کر ٹھنڈے ہو گئے اور سونا جُوں کا تُوں پڑا رہا۔ جب حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام واپَس تشریف لائے تو چند آدمی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ تھے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے سونے اور تینوں لاشوں(Dead Bodes) کی طرف اِشارہ کر کے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: دیکھ لو! دُنیا کا یہ حال ہے! لٰہذا تم پر لازِم ہے کہ اِس سے بچتے رہو۔ (اِتحافُ السَّادَۃِ، کتاب ذم البخل... الخ، ۹/ ۵۸۳ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کھانے پینے کی لالچ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رہے! جس طرح مال و دَولت کا لالچ ہمارے مُعاشَرے کو دِیمک کی طرح چاٹ رہا ہے، اِسی طرح کھانے پینے کے لالچ نے بھی اب ہر جگہ ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔ چنانچہ بچّہ ہو یا بڑا، جوان ہو یا بُوڑھا، مَرد ہو یا عَورت، اَمیر ہو یا غریب اَلْغَرَض کھانے پینے کے

لالچ نے ہر ایک کو اپنا شیدائی بنا رکھا ہے۔ لوگ پیسے دے کر بازاری چیزوں اور کھانوں کے ساتھ ساتھ طرح طرح کی **"بیماریاں"** بھی خریدنے میں مصروف ہیں، ہر طرف کھانے پینے کی چیزوں کی خریداری کی دُھوم دھام ہے، فُوڈ کلچر کا دَور دَورہ ہے، ایک ایک محلّے میں کئی کئی ہوٹل، ریسٹوران اور فاسٹ فوڈ کی دکانیں کھلی ہوئی ہیں، ہر طرف کباب سَموسے، رول، حَلوہ پُوری، تِلّی، کلیجی، بَٹ، فِش فَرائی، فِنگر چِپس (Finger Chips)، فِنگر فِش، دَہی بَھلّے اور آلو چھولے کے اسٹال نظر آرہے ہیں، چاروں طرف بِریانی، پلاؤ، نہاری، پائے، سَجّی، بَرگر، پزّے، پراٹھے، سیخ کباب، بروسٹ، چِکن تِکّوں اور بارِبی کیو کی خُوشبوئیں پھیلی ہوئی ہیں، چائے، کافی، آئسکریم، رَبڑی، دُودھ دُلاری، لَبِ شِیریں، لَسّی، فُروٹ چاٹ اور کولڈرنکس کی دکانوں کی بہاریں ہیں۔ کئی لوگ صرف نَفْس کی لذّت کی خاطر کھانے پینے کی چیزوں پر مکھیوں کی طرح بھنبھنا رہے ہوتے ہیں، جو ہاتھ میں آیا پھانک رہے ہیں، جو مِلا ہڑپ کر رہے ہیں۔ عُموماً شادی بیاہ اور وَلیمے وغیرہ کی تقریبات میں اِس طرح کے نظارے عام ہوتے ہیں۔ کھانا کھلتے ہی کھانے پینے کے لالچ میں مُبْتَلا لوگ اِس انداز سے کھانے پر ٹُوٹ پڑتے ہیں جیسے بِپھرے ہوئے چیر پھاڑ کرنے والے جانور اپنے شِکار پر حملہ کرتے ہیں۔ اِس دَوران ہاتھ دھونا تو دُور کی بات ہے، بِسْمِ اللہ شریف اور کھانے کی دُعا بھی اگر کوئی پڑھ لے تب بھی بہت بڑی بات ہے۔ ایسوں کو دیکھ کر یوں لگتا ہے کہ شاید یہ اُن کی زندگی کا آخری کھانا ہے، اِس کے بعد اُنہیں عُمر بھر کبھی ایسا عمدہ و لذیذ کھانا نصیب ہی نہیں ہوسکے گا۔ چونکہ لالچی انسان پر کھانا خَتْم ہوجانے یا کم پڑجانے کا خَوف غالِب رہتا ہے، لہٰذا وہ اپنی پلیٹ کو ضرورت سے زیادہ کھانے سے بھر لیتا، بہت سا کھانا ضائع کرتا، اچھی طرح چبائے بغیر ہی نگل جاتا اور بعد میں ڈاکٹروں اور حکیموں کے چکر لگاتا ہے۔ آہ! کھانے کی لالچ اِس قدر غالِب آچکی ہے کہ نہ دُنیوی نقصان کی فِکْر ہوتی ہے، نہ نماز، روزوں کی ادائیگی کا ہوش، نہ نیک کاموں میں خَرْچ کرنے کا ذِہْن، نہ

غریب کی پروا اور نہ ہی حسابِ آخرت کا خیال۔ ہر ایک کی بس یہی آرزو رہتی ہے کہ کھاؤں، کھاؤں، بس کھاؤں۔ گویا آج ہر طرف سے یہ صدائیں بُلند ہو رہی ہیں کہ

کھاؤ پیو، جان بناؤ!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! عام سادہ سی روٹی ہو یا لذت سے بھرپور مزیدار کھانے، پیٹ میں جانے کے بعد سب ایک ہو جاتے ہیں۔ جُوں ہی نوالہ حلْق سے نیچے اُترا اُس کا ذائِقہ خَتم۔ جو ہاتھ میں آیا وہ پیٹ میں ڈالتے چلے جانے اور ڈَٹ کر کھانے کے بے شمار دِینی و دُنیوی نقصانات ہیں۔ آیئے! بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کے اِرشادات کی روشنی میں زیادہ کھانے کے نقصانات سُنئے اور کھانے کے لالچ سے اپنے آپ کو بچانے کا سامان کیجئے، چنانچہ

جاندار بدن کی آفتیں

حضرت سَیِّدُنا یَحْیٰی بن مُعاذ رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: جو پیٹ بھر کر کھانے کا عادی ہو جاتا ہے، اُس کے بدن پر گوشْت بڑھ جاتا ہے، جس کے بدن پر گوشت بڑھ جاتا ہے وہ خواہشات کے کہنے پر چلتا ہے، جو خواہشات کے کہنے پر چلتا ہے اُس کے گناہ بڑھ جاتے ہیں، جس کے گناہ بڑھ جاتے ہیں اُس کا دل سخت ہو جاتا ہے اور جس کا دل سخت ہو جاتا ہے وہ دُنیا کی آفتوں اور رنگینیوں میں غَرَق ہو جاتا ہے۔ (اَلْمُنَبِّہات لِلْعَسْقَلانی، بابُ الْخَماسی ص ۵۹)

پیٹو پر گناہوں کی یلغار

حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ اِرشاد فرماتے ہیں: زیادہ کھانے سے اَعضاء میں فِتْنہ پیدا ہوتا ہے، اَعضاء میں فساد پیدا کرنے اور بیہودہ کام کر گزرنے کی رغبت پیدا ہوتی ہے۔ جب

انسان خوب پیٹ بھر کر کھالیتا ہے تو اُس کے جِسْم میں تَکَبُّر اور آنکھوں میں بد نِگاہی کی خواہش پیدا ہوتی ہے، کان بُری باتیں سُننا پسند کرتے ہیں۔ زَبان فُحش گفتگو کرنے کی کوشش کرتی ہے، پاؤں ناجائز مقامات کی طرف چل پڑنے کیلئے بے قرار ہوتے ہیں۔ اِس کے بَرخلاف اگر انسان بھوکا ہو تو تمام اَعضائے بَدَن (Body Parts) سُکون میں رہیں گے۔ نہ تو کسی بُرائی کا لالچ کریں گے اور نہ ہی بُرائی کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔

حضرت سَیِّدُنا ابو جَعْفَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا اِرْشادِ گرامی ہے: پیٹ اگر بُھوکا ہو تو جِسْم کے باقی اَعضاء سُکون میں ہوتے ہیں، کسی چیز کا مطالَبہ نہیں کرتے۔ ہاں! اگر پیٹ بھرا ہوا ہو تو پھر دوسرے اَعضاء بھوکے رہ جانے کے سبب مُختلِف بُرائیوں کی طرف راغب جاتے ہیں۔ (مِنہاجُ الْعابِدین، الفصل الخامس فی البطن ... الخ، ص ۸۲-۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تَوَکُّل و قَناعت کے مَدَنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! تَوَکُّل و قَناعت کے چند مَدَنی پُھول سُننے کی سعادت حاصِل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحَظہ کیجئے: (1) قَناعت کبھی خَتْم نہ ہونے والا خزانہ ہے۔ (الزھد الکبیر، ص ۸۸، حدیث: ۱۰۴) (2) بے شک کامیاب ہو گیا وہ شخص جو اِسلام لایا، اُسے اتنی مقدار رِزْق دِیا گیا جس سے اس کی ضروریات پوری ہو سکیں اور اللہ کریم نے اُسے جو کچھ دِیا اُس پر قَناعت بھی عطا فرمائی۔ (مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فی الکفاف والقناعۃ، ص ۴۰۶، حدیث: ۱۰۵۴) ☆ قَناعت کی تعریف: انسان کو جو کچھ اللہ پاک کی طرف سے مِل جائے اُس پر راضی ہو کر زندگی گزارتے ہوئے لالچ کو چھوڑ دینے کو قَناعت کہتے ہیں۔ (جنتی زیور، ص ۱۳۶ ملخصًا) ☆ آئے دن اِسْتِعْمال ہونے والی چیزوں کے نہ

ہونے پر بھی راضی رہنا قَناعت ہے۔(التعریفات للجرجانی، باب القاف، تحت اللفظ: القناعة، ص ۱۲۶) ☆شیخ ابو علی دَقّاق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تَوَکُّل کے تین (3) دَرَجے ہیں: (1) اللہ پاک کی ذات پر بھروسا کرنا، (2) اُس کا حکم ماننا اور (3) اپنا ہر مُعاملَہ اُسی کے حوالے کر دینا۔(رسالہ قشیریۃ، ص ۲۰۳) ☆دُنیاوی چیزوں میں قَناعت اور صَبْر اچھا ہے مگر آخِرَت کی چیزوں میں حِرْص (لالچ) اور بے صَبْری اعلیٰ ہے، دِین کے کسی دَرَجے پر پہنچ کر قَناعت نہ کر لو آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔(مرآۃ المناجیح، ۷/۱۱۲) ☆لالچ بہت ہی بُری اور نِہایَت خراب عادت ہے، اللہ پاک کی طرف سے بندے کو جو رِزْق و نعمت اور مال و دَولت یا عزّت و مَرتَبہ مِلا ہے، اُس پر راضِی ہو کر قَناعت کر لینی چاہئے۔(جنتی زیور، ۱۱۰ ملخصًا) ☆بَلْعَم بن باعُوراء جو بہت بڑا عالِم اور مُسْتَجَابُ الدَّعوات تھا (یعنی اس کی دعائیں بہت مقبول ہوتی تھیں)، حِرْص و لالچ نے اُسے دنیا و آخرت میں تباہ و برباد کر دیا۔(ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص۳۶۷ ماخوذاً) ☆اللہ پاک فرماتا ہے: وہ شخص میرے نزدیک سب سے زیادہ مالدار ہے جو میری دی ہوئی چیز پر سب سے زیادہ قَناعت کرنے والا ہے۔(ابنِ عساکر، موسیٰ بن عمران بن یصھر بن قاھث، ۶۱/۱۳۹ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد